بسم الله الرحمن الرحیم

تاریخ: ۱۵ مئی ۲۰۱۳ء

سنت اللہ

ذات باری تعالیٰ کے مقدس افعال، مقدرات اور اظہار سے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات

۵۱۔ ''بے شک وہی خدا ہے جس کی یہ بھی عادت ہے کہ جب لوگ روحانی طور پر مرجاتے ہیں اور سختی اپنی نہایت کو پہنچ جاتی ہے تو اسی طرح وہ ان کو بھی زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر و توانا ہے'' (روحانی خزائن جلد۱۔ ص۶۳۳)

۵۲۔ ''عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ ہر یک کام مناسبت سے کرتا ہے اور حقیقت باطنی کیلئے جو ظاہری صورت مناسب ہو وہ اُس کو عطا فرماتا ہے۔ سو چونکہ لیلۃ القدر کی حقیقت باطنی وہ کمال ضلالت کا وقت ہے جس میں عنایت الٰہیہ اصلاح عالم کی طرف متوجہ ہوئی ہے''
(روحانی خزائن جلد۱۔ ص۶۳۹۔۶۴۰)

۵۳۔ ''سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ خدائے تعالیٰ کا کلام لیلۃ القدر میں ہی نازل ہوتا ہے اور اُس کا نبی لیلۃ القدر میں ہی دنیا میں نزول فرماتا ہے'' (روحانی خزائن جلد۳۔ ص۱۶۰)

۵۴۔ ''عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی رسول یا نبی یا محدث اصلاح خلق کے لئے آسمان سے اُترتا ہے تو ضرور اُس کے ساتھ اور اُس کے ہمرکاب ایسے فرشتے اُترا کرتے ہیں کہ جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں اور برابر اُترتے رہتے ہیں جب تک کفر و ضلالت کی ظلمت دور ہو کر ایمان اور راستبازی کی صبح نمودار ہو'' (روحانی خزائن جلد۳۔ ص۱۲)

۵۵۔ ''عادت اللہ یہی ہے کہ وہ اپنی کتاب بھیج کر پھر اُسکی تائید و تصدیق کیلئے ضرور انبیاء کو بھیجا کرتا ہے'' (روحانی خزائن جلد۶۔ ص۳۴۱)

۵۶۔ ''جن بے سعادت اور بدبخت لوگوں نے ہمارے نبی ﷺ کو قبول نہیں کیا تھا اُنہیں نے مسیلمہ کذاب کو قبول کرلیا حتیٰ کہ چھ سات ہفتہ کے اندر ہی ایک لاکھ سے زیادہ اُس پر ایمان لے آئے۔ سو خدا تعالیٰ سے ڈرو اور الگ الگ گوشوں میں بیٹھ کر فکر کرو کہ اب تک سنت اور عادت الٰہی کس طرح پر چلی آئی ہے'' (روحانی خزائن جلد۳۔ ص۲۴۴)

۵۷۔ ''عادت اللہ ہر یک کامل مُلہم کے ساتھ یہی رہی ہے کہ عجائبات مخفیہ فرقان اُس پر ظاہر ہوتے رہے ہیں بلکہ بسا اوقات ایک ملہم کے دل پر قرآن شریف کی آیت الہام کے طور پر القا ہوتی ہے اور اصل معنیٰ سے پھیر کر کوئی اور مقصود اُس سے ہوتا ہے''
(روحانی خزائن جلد۳۔ ص۲۶۱)

۵۸۔ ’’اللہ جلشانہ کی اس عادت قدیمہ سے انکار نہیں ہوسکتا کہ وہ روحانی مناسبت کی وجہ سے جو ایک کا نام ہے وہ دوسرے کا رکھ دیتا ہے‘‘
(روحانی خزائن جلد۳۔ ص۳۱۴)

۵۹۔ ’’سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ مراتب وجود دوری ہیں اور بعض کے ارواح بعض کی صورت مثالی لے کر اس عالم میں آتے ہیں اور روحانیت اُنکی بکلی ایک دوسرے پر منطبق ہوتی ہے‘‘ (روحانی خزائن جلد۳۔ ص۴۴۷)

۶۰۔ ’’عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر مقبول اور مردود اپنی اپنی جگہ پر خدائے تعالیٰ سے کوئی آسمانی مدد چاہیں تو وہ مقبول کی ضرور مدد کرتا ہے اور کسی ایسے امر سے جو انسان کی طاقت سے بالاتر ہے اس مقبول کی قبولیت ظاہر کردیتا ہے‘‘ (روحانی خزائن جلد۳۔ ص۴۵۷)

۶۱۔ ’’رسولوں کی تعلیم اور اعلام کے لئے یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے جو وہ بواسطہ جبرائیل علیہ السلام کے اور بذریعہ نزول آیات ربانی اور کلام رحمانی کے سکھلائی جاتی ہیں‘‘ (روحانی خزان جلد۳۔ ص۴۱۵)

۶۲۔ ’’جو لوگ وحی ولائت عظمیٰ کی روشنی سے منور ہیں اور الاالمطہرون کے گروہ میں داخل ہیں اُن سے بلاشبہ عادت اللہ یہی ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً دقائق مخفیہ قرآن کے اُن پر کھولتا رہتا ہے اور یہ بات اُن پر ثابت کردیتا ہے کہ کوئی زائد تعلیم آنحضرتﷺ نے ہرگز نہیں دی بلکہ احادیث صحیحہ میں مجملات واشارات قرآن کریم کی تفصیل ہے سو اس معرفت کے پانے سے اعجاز قرآن کریم اُن پر کھل جاتا ہے اور نیز ان آیات بنیات کی سچائی اُن پر روشن ہوجاتی ہے جو اللہ جل شانہ فرماتا ہے جو قرآن کریم سے کوئی چیز باہر نہیں‘‘ (روحانی خزائن جلد۴۔ ص۸۰)

۶۳۔ ’’جس مبارک ذات علت العلل نے استجابت دعا کو قدیم سے اپنی سنت ٹھہرایا ہے اسی ذات قدوس کی یہ بھی سنت ہے کہ جو مصیبت رسیدہ لوگ ازل میں قابل رہائی ٹھہر چکے ہیں وہ انہیں لوگوں کے انفاس پاک یا دعا اور توجہ اور یا اُن کے وجود الارض کی برکت سے رہائی پاتے ہیں جو قرب اور قبولیت الٰہی کے شرف سے مشرف ہیں‘‘ (روحانی خزائن جلد۴۔ ص۳۲۸)

۶۴۔ ’’عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ کبھی کبھی اپنے مخصوص بندوں کو اپنے بعض اسرار خاصہ پر مطلع کردیتا ہے اور اوقات مقررہ اور مقدرہ میں رشح فیض غیب اُن پر ہوتا ہے۔ بلکہ کامل مقرب اللہ اسی سے آزمائے جاتے ہیں اور شناخت کئے جاتے ہیں کہ بعض اوقات آئندہ کی پوشیدہ باتیں یا کچھ چھپے اسرار اُنہیں بتلائے جاتے ہیں‘‘ (روحانی خزائن جلد۴۔ ص۴۵۴)

۶۵۔ ’’دیکھو یہی سنت اللہ پاؤ گے کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ زمانہ کی ضرورتوں کے موافق اپنے دین کی مدد کرتا رہا ہے‘‘ (روحانی خزائن جلد۵۔ ص۳۹)

۶۶۔ ’’یہ سنت اللہ ہے کہ جب تک کوئی باریک احتیاط کے ساتھ اعمال صالحہ بجانہ لاوے تب تک باریک بھید اسکے دل کو عطا نہیں کیئے جاتے‘‘
(روحانی خزائن جلد۵۔ ص۴۸)

۶۷۔ ’’قرآن کریم میں یہ سنت اللہ ہے کہ بعض الفاظ اپنی اصلی حقیقت سے پھر کر مُستعمل ہوتے ہیں جیسا کہ فرماتا ہے واقرضوا الله قرضاً حسنا.‘‘
(روحانی خزائن جلد۵۔ ص۱۵۴)

۶۸۔ ’’عالم صغیر میں جو انسان ہے سُنت اللہ یہی ثابت ہوئی ہے کہ اُسکے وجود کی تکمیل چھ مرتبوں کے طے کرنے کے بعد ہوتی ہے‘‘
(روحانی خزائن جلد۵۔ ص۱۹۸)

۶۹۔ ’’یہ ایک عرفانی بھید ہے کہ بعض گذشتہ کاملوں کا ان بعض پر جو زمین پر زندہ موجود ہوں عکس توجہ پڑ کر اور اتحاد خیالات ہو کر ایسا تعلق ہو جاتا ہے کہ وہ انکے ظہور کو اپنا ظہور سمجھ لیتے ہیں اور ان کے ارادات جیسے آسمان پر ان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں ویسا ہی باذنہٖ تعالیٰ اس کے دل میں جو زمین پر ہے پیدا ہو جاتے ہیں اور ایسی روح جس کی حقیقت کو اس آدمی سے جو زمین پر ہے متحد کیا جاتا ہے ایک ایسا ملکہ رکھتی ہے کہ جب چاہے پورے طور پر اپنے ارادات اس میں ڈالتی رہے اور ان ارادات کو خدا تعالیٰ اس دل سے اس دل میں رکھ دیتا ہے غرض یہ سنت اللہ ہے کبھی گذشتہ انبیاء و اولیاء اس طور سے نزول فرماتے ہیں اور ایلیا نبی نے یحییٰ نبی ہو کر اسی طور سے نزول کیا تھا‘‘ (روحانی خزائن جلد۵۔ ص۵۵۵۔۵۵۶)

۷۰۔ ’’عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اوائل میں کھلے کھلے معجزات اور نشان مخفی رہتے ہیں تا صادقوں کا صدق اور کاذبوں کا کذب پرکھا جائے‘‘
’’یہ زمانہ ابتلاء کا ہوتا ہے اور اُس میں کوئی کھلا کھلا نشان ظاہر نہیں ہوتا۔ پھر جب ایک گروہ صافی دلوں کا اپنی نظر دقیق سے ایمان لے آتا ہے اور عوام کالأنعام باقی رہ جاتے ہیں تو اُن پر حجت پوری کرنے کیلئے یا اُن پر عذاب نازل کرنے کیلئے نشان ہوتے ہیں‘‘
(روحانی خزائن جلد۵۔ ص۳۳۸)

۷۱۔ ’’خدا تعالیٰ اپنی سنت قدیمہ سے دو گروہ بنانا چاہتا ہے ایک وہ گروہ جو نیک ظنی کی برکت سے میری طرف آتے جاتے ہیں۔ دوسرے وہ گروہ جو بدظنی کی شامت سے مجھ سے دور پڑتے جاتے ہیں‘‘ (روحانی خزائن جلد۵۔ ص۳۵۶)

۷۲۔ ’’عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جن کو اپنے انعامات قرب سے مشرف کرتا ہے وہ لوگ انسانی کمالات میں سے بھی ایک وافر حصہ رکھتے ہیں‘‘
(روحانی خزائن جلد۵۔ ص۳۶۲)

۷۳۔ ’’سو عزیزو یقیناً سمجھو کہ صادق کی صداقت ظاہر کرنے کیلئے خدا تعالیٰ کے قدیم قانون میں ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ کہ آسمانی نشانوں سے ایسا ثابت کر دیوے کہ خدا تعالیٰ اُسکے ساتھ ہے اور وہ خدا تعالیٰ کا مقبول ہے‘‘ (روحانی خزائن جلد۶۔ ص۳۶۷۔۳۶۸)

۷۴۔ ’’اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت جاری ہے کہ وہ کسی بندہ کو کمال عطا کرتا ہے اور جاہل لوگ ضلالت اختیار کرتے ہوئے اُسکی عبادت شروع کر دیتے ہیں اور اُسکو رب کریم کی عزت اور جلال دیکر اپنا رب گمان کرتے ہیں۔ پس وہ (خدا) اپنی غیرت کیلئے اُس کا مثیل پیدا

کرتا ہے اور وہی نام اور صفات دیکر اُس جیسے کمالات اُسکی فطرت میں ڈالتا ہے تا کہ جو مشرک لوگوں نے گمان کیا اُسکا ابطال ہو‘‘
ترجمہ از عربی (روحانی خزائن جلد ۷۔ ص ۱۳۲)

۷۵۔ بسلسلہ اولیا الرحمٰن فرمایا ’’اور عادت اللہ یوں جاری ہے کہ وہ فیض حق اُن کے دلوں میں ڈالتا ہے اور لطیف علوم اُنکے خیالات میں۔ اور انکی فکر پاک کرتا ہے اور اُنکی حکمت کو چمک دیتا ہے اور اُنکو علم دیتا ہے نتائج کو جانچ لینے کا اور نازک مقامات سے احتیاط کا اور ہر قسم کی قیود اُن کیلئے خیر کا موجب کر دیتا ہے۔ اور ہر قسم کا شر اُن سے دفع کر دیتا ہے اور معارف کتاب اور علوم نبوت سے اُنکو مطلع کرتا ہے۔ اور اپنی جناب میں اُنکی پرورش کرتا ہے اور اُنکو اپنی راہ دکھاتا ہے اور اُن کو ظاہری اور باطنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور مذلت کے مقامات سے اُنکی حفاظت فرماتا ہے اور اُن کو اُن میں شامل کرتا ہے جو کہ اُسکی حفاظت میں رہتے ہیں‘‘ ترجمہ از عربی (روحانی خزائن جلد ۷۔ ص ۱۶۸)